السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری دختر مسمات صدیقہ بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی شمیر علی ولد ناظر حسین قوم راجپوت محلہ انور آباد تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے عرصہ تقریبا 2 سال قبل کر دیا تھا۔ جب کہ مسماۃ مذکورہ خاوند مذکور کے ہاں ڈیڑھ سال آباد رہی دوران۔

آبادگی مابین فریقین گھریلو اختلاف کی وجہ سے خاوند مذکور نے مسمات کو مار پیٹ کر اور تین بار تحریر طلاق طلاق طلاق لکھ اور اپنے نفس پر حرام کہہ کر ہمیشہ کے لئے گھر سے باہر نکال دیا ہوا ہے جس کو عرصہ تقریبا 6 ماہ کا ہو چکا ہے۔ اور آج تک کوشش مصالحت کے باوجود بھی صلح نہ ہو سکی۔ اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعا تین بار طلاق جو کہ خاوند نے تحریری طور پر دی تھی، شرعا واقع ہو چکی ہے یا نہیں؟ نیز مسماۃ نکاح جدید کی حق دار ہے یا نہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں، کذب بیانی ہوگی تو سائل خود ذمہ دار ہوگا لہذا ہمیں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔ (سائل: مسمی شیر محمد حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت واقعہ صورت مسؤلہ میں مسمات صدیقہ بی بی دختر مسمی شیر محمد ولد محمد دین راجپوت کو ایک رجعی طلاق واقع ہو کر موثر ہو چکی اور نکاح کالعدم قرار پا چکا ہے۔ طلاق تحریری ہو یا زبانی کلامی جب بقائمی ہوش وحواس اور بلاجبر واکراہ غیرے ہو تو بلاشبہ بالاتفاق پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ. (1) صحیح البخاری باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ ج 2 ص 793،794

''حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت کے دلوں کے خیالات سے درگزر فرما رکھا ہے جب تک وہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنائے یا زبان سے بول کر بیان نہ کرے۔''

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں:

واستدل بہ علی أن من کتب الطلاق طلقت إمرأتہ لأنہ عزم بقلبہ وعمل بکتابتہ وھو قول الجمھور وشرط مالک فیہ الأشھاد علی ذلک (2) فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 345

کہ اس حدیث سے جملہ (مالم تعمل) سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو تحریری طلاق دے ڈالے تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی، کیونکہ اس نے دل سے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور اس کے ایقاع کے لئے لکھنے کا عمل کیا۔ جمہور علمائے امت کا یہی قول ہے کہ تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

مولانا ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھتے ہیں:

فمن رکن الطلاق التلفظ بدل علیہ فلا یقع بمجرد العزم النیۃ کذا فی البناء ویلحقہ ما یقوم مقامہ کالاشارۃ المفہمۃ والکتابۃ. (3) عمدۃ الرعایۃ ج 2 ص 72 حاشیہ 7

کہ محض نیت کر لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک طلاق کے لئے زبان سے ایسا لفظ ادا نہ کیا جائے جو طلاق پر دلالت کرتا ہو اور اسی طرح واضح اشارہ اور تحریر سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

السید سابق مصری ارقام فرماتے ہیں:

والکتابۃ یقع بھا الطلاق ولو کان الکاتب قادرا علی النطق فکما ان للزوج ان یطلق زوجہ باللفظ فلہ أن یکتب إلیھا الطلاق واشترط الفقھاء أن تکون الکتابۃ مستبینۃ مرسومۃ ومعنی کونھا مستبینۃ ای بینۃ واضحۃ بحیث تقرأ فی صحیفۃ ونحوھا ومعنی کونھا مرسومۃ أی مکتوبۃ بعنوان الزوجۃ بأن یکتب إلیھا یا فلانۃ أنت طالق فاذا لم بوجہ الکتابۃ إلیھا بأن کتب علیٰ ورقۃ أنت طالق أو زوجتی طالق فلا یقع الطلاق الا بالنیۃ لإحتمال أنہ کتب ھذہ العبارۃ من غیر أن یقصد إلی الطلاق وإنما کتبھا لتحسین خط مثلا. (1) فقہ السنۃ ج 2 ص 219

کہ تحریری طلاق بھی پڑ جاتی ہے اگرچہ تحریری طلاق دینے والا گونگا نہ بھی ہو، لہذا جس طرح طلاق دہندہ کو زبانی طلاق دینے کا حق حاصل ہے، اسی طرح وہ اپنی بیوی کی طرف تحریری طلاق بھیجنے کا بھی مجاز ہے۔ تاہم فقہاء نے تحریری طلاق کے وقوع کے یہ دو شرطیں ضروری قرار دی ہیں۔ کہ طلاق مستبینہ ہو، یعنی خط اتنا واضح ہو کہ وہ صاف پڑھا جاتا ہو۔ دوسرے یہ کہ تحریر کا رخ بیوی کی طرف ہو، یعنی اس میں اپنی بیوی کو خطاب کرت ہوئے یہ احتما ہو سکتا ہے کہ کاتب نے صرف خوشخطی کے لئے أنت طالق یا زوجتی طالق لکھا ہو اور طلاق کی نیت نہ ہو۔ ہاں اگر طلاق کی نیت سے لکھا تو طلاق پڑ جائے گی۔

مفتی محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں:

طلاق بذریعہ تحریر بھی جائز ہے ۔ اگر طلاق غیر مشروط لکھی ہو تو جس وقت الفاظ طلاق کاغذ پر آئے اسی وقت طلاق پڑ جائے گی ۔ بشرطیکہ طلاق نامہ میں اپنی عورت کو خطاب ہو ۔ کذافی الدر المختار والشافی ۔ طلاق نامہ دوسرے شخص (کے پاس بھیجے اور وہ عورت کو سنا دے یہ بھی جائز ہے ۔ اور طلاق تو لکھنے کے ساتھ ہی پڑ جائے گی ۔ سنائے یا نہ سنائے اور سن کر رسید دے یا نہ دے ۔ الخ (2) فتاوی دار العلوم دیوبند ج2 ص633. طلاق کنائی

فیصلہ : صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال مسمات صدیقہ بی بی کو ایک رجعی طلاق پڑ چکی ہے ۔ اور طلاق نامہ کی خط کشیدہ تصریح کے مطابق آج سے چھ ماہ قبل تحریر کیا گیا تھا ۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عدت (تین حیض) پوری ہو چکی ہے ، لہذا موثر ہو کر نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ اور مسمات مذکورہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لینے میں شرعا مختار ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔ یہ محض شرعی فتویٰ ہے مجاز اتھارٹی سے توثیق ضروری ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص824

محدث فتویٰ